www.emarsiya.com



مرثیہ ۱

کوفے میں جب حرم حضرتِ شبیرؑ آئے
ننگے سر بلوے میں سب صاحبِ توقیر آئے
یوں تو اس شہر میں بندی نہ کبھی آئی تھی
روتے اور پیٹتے بہ حالتِ تغیر آئے
پہنے زنجیرِ گراں عابدِؑ دلگیر آئے
ننگے سر رانڈیں تھیں اور خلق تماشائی تھی

۲
سرِ بازار عجب طرح کا تھا بلوۂ عام
جا کہیں خالی نہ تھی بھر گئے تھے کوچہ و بام
کوئی غمگین تھا اور شاد کوئی ہوتا تھا
سیر کو لوگ گھروں سے چلے آتے تھے تمام
کثرتِ خلق سے مشکل تھا اُٹھانا اک گام
کوئی ہنستا تھا اسیروں پہ کوئی روتا تھا

۳
ایک سے ایک یہی کہتا تھا بس خوش ہو ہو
سیر پھر ہووے گی ایسی نہ میسر تم کو
پردے والے سرِ بازار نہ دیکھے ہوں گے
بندی آئی ہے مدینے کی تماشے کو چلو
جن کو دیکھا نہ کسی نے انھیں چل کے دیکھو
ایسے قیدی کبھی زنہار نہ دیکھے ہوں گے

۴
شہر کے قلعے سے ہے ناکے تک انبوہ کثیر
غل تھا عورات میں ہر سمت کہ ہے ہے شبیرؑ
ننگے اونٹوں پہ جو سیدانیاں محبوس ہیں یہ
شاد و خرم چلی آتی ہے پیادوں کی بھیر
بے خطر ہو ہو کے کہتے تھے صغیر اور کبیر
احمدؐ و حیدرؑ و شبیرؑ کے ناموس ہیں یہ

۵
آمد فوجِ مخالف کا کروں کیا میں بیاں
پیچھے گھوڑوں پہ تھے اسوار نمودار جواں
پر تماشائیوں کی چھاتی پھٹی جاتی تھی
آگے آگے تو چلے آتے تھے لشکر کے نشاں
بج رہا تھا دُہلِ فتح ہر اک تھا شاداں
باجوں سے ہائے حسینؑا کی صدا آتی تھی

۶
پیچھے ان لوگوں کے مقتولوں کے کوتل گھوڑے
زین ڈھلکے ہوئے اور خوں میں سراسر ڈوبے
گردنیں ڈالے ہوئے چپکے چلے جاتے تھے
تسمے باگوں کے کٹے گردنوں پہ تیر لگے
بال سے ان کی ٹپکتے تھے لہو کے قطرے
آنسو ان گھوڑوں کی آنکھوں سے بہے جاتے تھے

۷
پیچھے ان گھوڑوں کے نیزوں پہ شہیدوں کے سر
راہ کی گرد جمی چاند سے رخساروں پر
سر سے اک ایک کے تھی صولت و شوکت ظاہر
پیچھے خورشید لقا اور کوئی رشکِ قمر
خشک لب پیاس سے اور خوں سے تھے چہرے تر
بعد مرنے کے بھی تھی شانِ شجاعت ظاہر

۸
سب کے آگے سرِ عباسؑ تھا نیزے پہ علم
دیکھ کر اس کو تماشائی یہ کہتے تھے بہم
رتبہ پہونچا یہ شہنشاہ بنیؑ ہاشم کا
بند تھے غنچۂ نرگس کی طرح دیدۂ نم
دیکھو تو مر گئے پر بھی ہے عجب جاہ و حشم
سر ہے نیزے پہ دھرا ماہ بنی ہاشم کا

۹
سرِ اکبرؑ پہ جو پڑتی تھی خلائق کی نگاہ
کوئی کہتا تھا کہ واللہ یہ ہے غیرتِ ماہ
نیزے پر یوسفؑ یعقوبؑ کا سر دیکھا ہے
کہتے تھے رو رو کے کیا رعب ہے کیا حسن ہے واہ
کوئی گھبرا کے یہ کہتا تھا کہ اے بارِ الٰہ
یا سناں پر ترے محبوب کا سر دیکھا ہے

www.emarsiya.com



۱۰ سرِ قاسمؑ کو ہر اک دیکھ کے کرتا تھا بیاں
سہرا ماتھے پہ بندھا ہے تو یہ ہوتا ہے عیاں
اس میں سب سیدِ مسموم کی ہے شوکت و شاں
عقد کے بعد یہ نوشاد ہوا ہے بے جاں
اس طرح بیاہ کسی کا نہ ہوا ہوئے گا
ایسا نوشاہ تو کوئی نہ بنا ہوئے گا

۱۱ اک سناں پر تھا سرِ سبطِ رسولِؐ مدنی
ہے عیاں چہرے سے مظلومی غریب الوطنی
لوگ کہتے تھے کہ تیروں سے ہے پیشانی چھنی
یہ سرِ پاک کہاں اور کہاں نیزے کی انی
اس کا کیا نام ہے یارو یہ سر کس کا ہے
کس سے پوچھیں نہیں معلوم یہ سر کس کا ہے

۱۲ یہ جو آپس میں تماشائیوں نے ذکر کیا
ایہا الناس میں بیکس ہوں ولی کا بیٹا
آئی اُس دم سرِ شاہِ شہدا سے یہ صدا
مرا نانا ہے نبیؐ، باپ علیؑ شیرِ خدا
تن سے سر میرے عزیزوں کا اُتارا ناحق
میں وہ ہوں بھوکا پیاسا جسے مارا ناحق

۱۳ دوش پر اپنے پیمبرؐ نے چڑھایا تھا مجھے
رختِ نو عید کے دن خلد سے آیا تھا مجھے
جیتے جی اپنے نبیؐ نے نہ رُلایا تھا مجھے
دودھ خاتونِ قیامت نے پلایا تھا مجھے
گھر بلا کر یہ کوئی جور و جفا کرتا ہے
اپنے مہماں سے کوئی بھی دغا کرتا ہے

۱۴ آپ سے تو میں نہ تھا شہر میں اُن کے آیا
میہمانی کے عوض خوں پیا غم کھایا
یاں کے باشندوں نے خط لکھ کے مجھے بلوایا
تین دن میں نے نہ اس گرمی میں پانی پایا
ان لعینوں نے جدا تن سے کیا سر میرا
خیمے سب پھونک دیے لوٹ لیا گھر میرا

۱۵ برچھیاں کھا کے میں گھوڑے سے زمیں پر جو گرا
لے کے خنجر مری چھاتی پہ ستمگار چڑھا
میں نے چاہا کہ کروں سجدۂ معبود ادا
پورا سجدہ بھی مجھے شمر نے کرنے نہ دیا
سر کے بے کاٹے نہ اُترا مرے سینے پر سے
رگڑے دے دے کے گلا کاٹا مرا خنجر سے

۱۶ سر ہے اس نیزے پہ جنگل میں پڑا ہے مرا تن
ہاتھ میں عابدِؑ بیمار کے باندھی ہے رسن
لاش نے آج تلک پایا نہیں غسل و کفن
قید کر لائے ہیں ناموس مرے یہ بدظن
ننگے سر بلوے میں اونٹوں پہ بٹھا کر لائے
چادریں بھی نہیں بیبیوں کو اُڑھا کر لائے

۱۷ کیا کہوں ننھے سے بچوں پہ جو ہے ظلم و ستم
مارتے ہیں اُسے جھنجلا کے طمانچے ظالم
نام لے لے کے مرا روتی ہے سکینہؑ ہر دم
کان بھی زخمی ہیں گالوں پہ بھی ہے اس کے ورم
آج جو اس مری پیاری پہ ستم ہوتے ہیں
یہ مری روح پہ واللہ اَلَم ہوتے ہیں

۱۸ سرِ سرور نے فصاحت سے کہے یہ جو بیاں
خولی تب آگے بڑھا لے کے سرِ شاہِ زماں
اپنے سر پیٹ کے رونے لگے سب خرد و کلاں
دیکھا سب لوگوں نے پھر قید میں اک مرد جواں
تھا وہ دم پاؤں پہ تن ضعف سے تھراتا تھا
رسّی کھینچے ہوئے اونٹوں کی چلا جاتا تھا

www.emarsiya.com



۱۹
ہتھکڑی ہاتھوں میں اور پاؤں میں بھاری زنجیر
تھی یہ تاکید کہ چلنے میں نہ کیجو تاخیر
کھنچے تلواریں کئی اُس کے پس پشت شریر
اور تھی ضعف سے اس قیدی کی حالت تغیّر
کہتا تھا ظالمو بے جرم ستاتے ہو مجھے
چل نہیں سکتا ہوں کھینچے لئے جاتے ہو مجھے

۲۰
نہ تو ہے پاؤں میں نعلین نہ سر پر دستار
مجھ پہ اب رحم کرو میں ہوں ضعیف و بیمار
پرزے پرزے ہے عبا جسم ہے کانٹوں سے فگار
لڑکھڑاتا ہوں چڑھا ہے مجھے شدت سے بخار
اب غش آیا تو نہیں پھر میں سنبھل سکنے کا
گر پڑا اب کی تو ہرگز نہیں چل سکنے کا

۲۱
کئی منزل تو چلا آیا ہوں دن بھر پیدل
پنڈلیاں سوج کے شل ہو گئیں رانیں بھی ہیں شل
میں نے اس حال سے بھی طے کیے کیا کیا جنگل
آج ناطاقتی سے دل یہی کہتا ہے نہ چل
ظالمو ایک تو ہے طوق و سلاسل بھاری
اور ہے سب منزلوں سے آج کی منزل بھاری

۲۲
کہتے تھے رو رو کے ایک ایک سے یہ زین عباد
ظلم سے کھینچے لئے جاتے تھے اس کو جلّاد
کوئی دیتا نہ تھا اُس بیکس و مظلوم کی داد
بانو اختر سے یہ چلّاتی تھی ہے ہے سجّادؑ
جو جو اس بیکس و تنہا پہ ستم ہوتے تھے
پیٹ کر سینہ و سر اہل حرم روتے تھے

۲۳
بولتے کیا کہ وہ تھے گرد سواروں کے پرے
غم سے تھے اشک ہر ایک بی بی کی آنکھوں میں بھرے
تھی تاکید کہ خبردار کوئی غل نہ کرے
اہل بیت نبوی ہاتھ تھے چہروں پہ دھرے
پشت پا پر تھی نگہ زانو پہ نہیوڑا سر تھا
عرق شرم سے ہر ایک کا چہرہ تر تھا

۲۴
اپنے سائے سے بھی جو لوگ کہ شرماتے تھے
بال سنبل سے تھے ہر بی بی کے رخ پر بکھرے
بلوۂ عام میں سر ننگے وہ جاتے تھے چلے
چاند سے چہرے پہ تھی اپنے کوئی خاک ملے
اونٹ پر بید کے مانند کوئی کانپتی تھی
اور کوئی مہندی لگے ہاتھوں سے منہ ڈھانپتی تھی

۲۵
ننگے سر بیٹھی تھی اک اونٹ پہ بنت زہراؑ
دیکھ کر سوئے فلک کہتی تھی اے بار خدا
نہ قصابہ تھا نہ برقع تھا نہ تھی سر پہ ردا
آل کا یہ ترے محبوب کی رتبہ پہونچا
یہ ستمگار نہیں پاس ہمارا کرتے
پاس آ آ کے ہیں رانڈوں کا نظارا کرتے

۲۶
رانڈوں کی چھاتیوں سے لپٹے ہوئے تھے اطفال
اشک آنکھوں میں بھرے پیاس کے مارے بے حال
ہونٹ گلبرگ سے سوکھے ہوئے رخ دھوپ سے لال
راہ کی گرد سے آلودہ جھنڈولے وہ بال
دل دھڑکتے تھے بڑے خوف سے چہرے فق تھے
جور اعدا سے کئی بچوں کے چہرے فق تھے

۲۷
تھیں کئی لڑکیاں چھوٹی کئی لڑکے چھوٹے
گورے گورے وہ گلے اور گریبان پھٹے
آنسو آنکھوں میں بھرے ضبط کئے سہمے ہوئے
نرگسی آنکھوں سے تھے ماؤں کی صورت تکتے
مانگ سکتا تھا نہ رو کر کوئی بچہ پانی
ڈر کے اعدا سے ہوا جاتا تھا زہرہ پانی

www.emarsiya.com



۲۸ چاند سے چہرے سے اک اک کے یتیمی تھی عیاں
بیبیاں ان کی غریبی یہ جو کرتی تھیں فغاں
کئی فاقے جو کئے تھے تو نہ تھی تاب و تواں
جوڑ کر ہاتھ وہ کہتے تھے نہ روؤ امّاں
کھینچ کر تیغ نہ پھر تم کو ڈرا دے کوئی
نوک نیزے کی نہ شانے پہ چبھا دے کوئی

۲۹ کوئی لائے تھے جو ہمراہ وہاں بچوں کو
اونٹ پر کہتی تھی ماں سے یہ سکینہؑ رو رو
میوے لے لے کے کھلاتے تھے وہ ان کو خوش ہو
بیٹی قربان ذرا منہ کو تو اپنے کھولو
لڑکے کھاتے ہیں جو چیزیں وہ دلا دو ہم کو
میوے بازار میں بکتے ہیں منگا دو ہم کو

۳۰ بانوئے مضطر یہ سمجھاتی تھی اس کو رو رو
میوے بازار میں بکتے ہیں اگر بکنے دو
قید میں صدقے گئی ضد نہ کرو، ہٹ نہ کرو
بند آنکھیں کرو، منہ ڈھانپو ادھر مت دیکھو
میوے کچھ چیز ہیں جن کے لئے تم روتی ہو
صبر لازم ہے تمھیں فاطمہؑ کی پوتی ہو

۳۱ میوے ان کو ملیں گے بچے نہ کھائیں کیوں کر
بے گنہ باپ ترا قتل ہوا اے دختر
قید میں ماں ہے، نہیں سر پہ سلامت ہیں پدر
خرمے دلواؤں کہاں سے تمھیں اے خستہ جگر
دیکھتی ہو کہ مصیبت میں گرفتار ہوں میں
رانڈ ہوں قید میں اعدا کی ہوں نادار ہوں میں

۳۲ ہوتے سرور تو ابھی تم کو کھلاتے میوے
ہوتے عباسؑ تو لینے ابھی جاتے میوے
یاں نہ ملتے تو وہ جنت سے منگاتے میوے
جیتے ہوتے علیؑ اکبر تو وہ لاتے میوے
اب نہیں جیتے ترے ناز اٹھانے والے
مر گئے سب ترے میوے کے کھلانے والے

۳۳ کہہ کے بانو نے سکینہؑ سے جو رو کر یہ بیاں
اتنے میں آیا نظر حاکمِ اظلم کا مکاں
ڈھانپ کر کرتے سے منہ رونے لگی وہ ناداں
شمر چلّایا کہ جلد اونٹوں کو بٹھلاؤ یہاں
نیزہ داروں سے کہو غل نہ مچائیں قیدی
باادب اونٹوں سے جلدی اتر آئیں قیدی

۳۴ سنی یہ ظلم کی تقریر تو گھبرائے حرم
بچّے لے گود میں ناچار اتر آئے حرم
اونٹوں پر بید نمط خوف سے تھرّائے حرم
چلے دربار میں ظالم کے وہ دکھ پائے حرم
کبھی بالوں سے کبھی ہاتھوں سے منہ ڈھانپتے تھے
پاؤں اٹھتے ہی نہ تھے سب کے قدم کانپتے تھے

۳۵ جبکہ ڈیوڑھی پہ اسی حال سے پہنچے قیدی
بانو دروازے کے بازو سے لپٹ رونے لگی
اس گھڑی چھا گئی ہر بی بی کے رخ پر زردی
خاک پر بیٹھ کے یہ کہنے لگی بنتِ علیؑ
وہ ہے مرتد اسے صورت نہ دکھاؤں گی میں
سامنے حاکمِ اظلم کے نہ جاؤں گی میں

۳۶ عمرِ سعد نے اس وقت یہ زینبؑ سے کہا
سر برہنہ تجھے بازاریوں نے دیکھ لیا
اٹھ کے دربار میں چل تو نے یہ حیلہ ہے کیا
پیشِ حاکم تجھے جاتے ہوئے آتی ہے حیا
چل تو چل ورنہ ابھی شمر کو بلواتا ہوں
سرِ دربار تجھے کھینچے لئے جاتا ہوں

www.emarsiya.com



۳۷
پیٹ کر سر کہا زینب نے کہ او ناہنجار
پہ نہ لے جا مجھے دربار لعیں میں زنہار
میرے بھائی کی طرح میرا ابھی سر تن سے اتار
فاطمہؑ ماں ہے مری، میں ہوں علیؑ کی دلدار
کھینچ کر تو جو یہاں سے مجھے لے جائے گا
کیا پیمبر کو نہ منھ حشر میں دکھلائے گا

۳۸
طیش میں آگیا زینبؑ سے یہ سنتے ہی شریر
اڑ گئے ہیں در دولت پہ کئی آ کے اسیر
جا کے سردار سے یوں کہنے لگا وہ بے پیر
آپ کے خوف سے دے سکتا نہیں میں تعزیر
بنت زہراؑ کسی تدبیر نہیں آتی ہے
شہِ مظلوم کی ہمشیر نہیں آتی ہے

۳۹
ماجرا سنتے ہی یہ غیظ میں آیا بے دیں
یوں تو ناموس حسینؑ ابن علیؑ آتے نہیں
شمر سے کہنے لگا چیں بجبیں ہو کے لعیں
جا انھیں رسیوں سے باندھ کے لا میرے قریں
میں تو سنتا ہوں بہت بے کس و مجبور ہیں وہ
کوئی وارث ابھی جیتا ہے جو مغرور ہیں وہ

۴۰
شمر بے دین چلا سنتے ہی حاکم کی یہ بات
پہونچا جب آلِ محمدؐ کے قریں وہ بد ذات
رسّی اک لے کے ہوا خولیٔ ملعون بھی سات
خولی سے کہنے لگا باندھ لے اک اک کا ہات
شمر سے سنتے ہی یہ بیبیاں جی کھونے لگیں
کوئی وارث جو نہ تھا ڈھانپ کے منھ رونے لگیں

۴۱
خولی رسّی لیے زینبؑ کی طرف جو ہیں بڑھا
رو کے پھر حضرت زینبؑ سے یہ عابدؑ نے کہا
دوڑے سجاد یہ کہتے ہوئے کرتا ہے کیا
روبرو حاکم اظلم کے چلو بہر خدا
آپ کے رتبے سے آگاہ یہ جلاد نہیں
بابا صاحب کی وصیت تمھیں کیا یاد نہیں

۴۲
رو کے زینبؑ سے یہ سجادؑ نے تقریر جو کی
پہونچیں دربار میں رانڈیں تو لگا کہنے شقی
خاک سے بیٹھی تھی چھاتی کو اٹھی بنت علیؑ
ان میں ہے کون سی عورت جو یہاں آئی نہ تھی
عرض کی شمر نے تب زینبؑ دلگیر یہ ہے
دخترِ فاطمہ ہے شاہ کی ہمشیر یہ ہے

۴۳
دیکھ زینبؑ کی طرف کہنے لگا وہ ملعون
تب کہا زینبِ بے کس نے بہا چشم سے خون
شرط اب ہے کہ نہ آنے کی سزا میں تجھے دوں
مرے رتبہ کو سمجھتا نہیں اے سفلۂ دوں
دین و دنیا کے شہنشاہ کی بیٹی ہوں میں
او ستمگر اسد اللہ کی بیٹی ہوں میں

۴۴
تجھکو معلوم نہیں حال مری مادر کا
اُس کی بیٹی ہوں میں سر ہے مرا مجلس میں کھُلا
غیر محرم نے جنازہ بھی نہ جس کا دیکھا
اب بھی اس ظلم سے دل میں نہیں نادم ہوتا
کیا جواب اسکا پیمبرؐ کو تو دے گا ظالم
تو نے برباد کیا خانۂ زہراؑ ظالم

۴۵
تیغ کیں سبطِ پیمبرؐ پہ چلائی تو نے
شکل نامحرموں کو میری دکھائی تو نے
کی جفا کر مرے بھائی سے برائی تو نے
ہائے لوٹی مری اماں کی کمائی تو نے
کچھ سزا تو نے نہ اس ظلم کی پائی ظالم
مر گئے وہ پہ تجھے موت نہ آئی ظالم

www.emarsiya.com



۴۶
سرِ دربار جو زینبؑ نے کیا یہ ارشاد
بولا خولی سے کہ گویا ہے بہت یہ ناشاد
برہم اُس دم ہوا وہ دشمنِ دیں حد سے زیاد
تیغ کو کھینچ کے آوے کوئی جلدی جلّاد
شہِ مظلوم کی خواہر کی اُتارے گردن
تن سے اس بے کس و مضطر کی اُتارے گردن

۴۷
سُن کے یہ کھینچ لی اک دشمنِ دیں نے تلوار
دوڑے تھامے ہوئے زنجیر امامِ بیمار
سر جھکا خاک پہ تب بیٹھ گئی زینبؑ زار
لپٹیں یہ کہہ کے تب اس بی بی سے رانڈیں ناچار
ظلم عورت پہ یہ اللہ سے ڈر اے ظالم
دخترِ فاطمہؑ کو قتل نہ کر اے ظالم

۴۸
بلبلانے لگے یہ دیکھ کے ننھے بچّے
میری بے کس پھوپھی اماں میں تمھارے صدقے
پیٹ کر سر کو سکینہؑ نے کہا ہاتھوں سے
آپ کے بدلے ستمگر مری گردن کاٹے
اب کہاں ہیں شہِ والا جو بچا دیں تم کو
ہائے جیتے نہیں بابا جو بچائیں تم کو

۴۹
تخت کے نیچے جو رکھا تھا سرِ شاہِ ہدا
کچھ خبر ہے تمھیں جو ظلم ہے مجھ پہ ہوتا
بھائی کے سر کی طرف دیکھ کے زینبؑ نے کہا
قتل ہوتی ہوں بچاتے نہیں مجھ کو بھیّا
اب تو اے فاطمہؑ کے لال کرامت کیجے
اپنی ہمشیر کی اس وقت حمایت کیجے

۵۰
سرِ سرور سے جو زینبؑ نے کیا یہ مذکور
ہو کے حاکم سے مخاطب یہ کہا او مقہور
طشت سے بس ہوا اونچا سرِ شاہِ مغفور
قتل زینبؑ کو کرے تو یہ ترا کیا مقدور
فضلِ خالق سے میں مجبور نہیں ہوں ظالم
اب بھی چاہوں تو ترا تخت الٹ دوں ظالم

۵۱
تجھ کو معلوم نہیں کیا مری خواہر ہے یہ
بخدا حیدرؑ کرّار کی دختر ہے یہ
او ستمگر جگر جانِ پیمبرؐ ہے یہ
زینبِ زہراؑ ہے یہ زہراؑ کے برابر ہے یہ
ہاتھ گر اس پہ اُٹھا تیرا تو گل جاوے گا
بد نگہ سے اسے دیکھے گا تو جل جاوے گا

۵۲
میں نے تو سجدۂ خالق میں کٹایا سر کو
سر برہنہ کیا اہلِ حرمِ مضطر کو
تو نے لٹوا لیا ملعونوں سے میرے گھر کو
اب ستانا نہ خبردار مری خواہر کو
منہ چھپانے کو نہ برقع نہ ردا دیتا ہے
دخترِ فاطمہؑ زہرا کو سزا دیتا ہے

۵۳
اس ستم کی جو خبر خلد میں پاوے گی بتولؑ
پایۂ عرش کو جس وقت ہلا دے گی بتولؑ
اپنا سر کھولے تلے عرش کے جاوے گی بتولؑ
حق کا دریائے غضب جوش میں لا دے گی بتولؑ
سرِ مخدومۂ کونین جو عریاں ہو گا
درہم و برہم ابھی دفترِ امکاں ہو گا

۵۴
معجزے سے سرِ سرور نے جو یہ باتیں کیں
خوف سے درہم و برہم ہوا دربارِ لعیں
بھاگا تب تخت سے بس اُٹھ کے وہ ملعونِ بدیں
بس انیسؔ آگے مجھے لکھنے کی اب تاب نہیں
جس سے غمگین ہیں نبیؐ آہ یہ وہ ماتم ہے
جس کا پایاں نہیں واللہ یہ وہ ماتم ہے